McGill University Library
3 103 077 612 Z

ISLM
BP173
H5
A55
1910

McGill
University
Libraries

Islamic Studies Library

3361492

دفتر اسلامیہ بکڈپو و جنرل کمیشن ایجنسی بمبئی دہلی

ٹریکٹ نمبر ۲

جاء الحق وزهق الباطل

Haqq-o batil ka faysalah

حق وباطل کا فیصلہ

باثبات اسکے کہ قرآن مجید کلام الٰہی ہی اور تمام دنیا اوسکی مقابلہ سی عاری ہی
تیرہ سو سال سی آجتک جسنے اوسکا مقابلہ کیا مونہ کی کہائی اسیطرح
پنڈت بھوجدت دیانندی نے جو ایک مسلمان کے قلم سے کام لیا ہی
وہ بھی محض غلط وبیکار وبیسود ہے

جسکی

Anjuman Hidayat al-Islam

اخبار الہدایت انجمن ہدایت الاسلام دہلی نے حرفاً حرفاً اوسکی
عربی دانی کی نہ معنوی بلکہ صرفی ونحوی غلطیونکی قلعی کھولی ہے

حسب الارشاد ستودہ صفات مجموعہ اخلاق آفاق جناب حاجی محمد اسحاق صاحب
ناظم و مولینا ابو سراج صدر الواعظین مولوی نظام الدین احمد صاحب
سفیر انجمن ہدایت الاسلام

مولوی محمد رفعت اللہ صاحب بدایونی منیجر اسلامیہ بکڈپو جنرل کمیشن ایجنسی نے شایع کیا

مطبع حامی الاسلام دہلی مین طبع ہوا

قیمت فی جلد

50 N.P
AGD 9885

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ناظرین کو واضح ہو کہ اسلام جسنے چند سالمیں اپنی ترقی سے کلام اللہ شریف کا اعجاز تمام عالم کو دکھادیا۔ آجتک باوجودیکہ بڑی بڑی فصحا و بلغار عرب و عجم کفار گذر گئی لیکن کسیکو کلام اللہ شریف کے مقابل قلم اوٹھانیکی مجال نہ ہوئی اب دیانندی جیلی جنکے ویدون مین سوائے دیوتا پرستی کے کچھہ بھی ہنین اردو میں شین و قاف بھی درست نہیں۔ آج تیرہ سو برس کے بعد اوسکے مقابلہ کے لئے کھڑے ہوئے۔ ایک تو اپنی اُردو زبان میں ایک بارہ تصنیف کرکے رہ گئے دوسرے بڑے مہاشہ پنڈت بھوجدت جی نے مسئلہ نیوگ کے زور ہی ایک کندہ ناتراشں مسلمان کے قلم سے کام لیناچاہا تہا اور یہہ لمبی داڑہی والی عقل کے ادہورے گانٹہہ کے پورے سمجھے تھے کہ اس سے ایک پوترپتر پیدا ہوکر فصاحت و بلاغت کے میدانمین خم ٹہوک کر کلام الٰہی کے مقابل مین اکڑا ہوگا۔ پھر کیا ہے ہم بھی ہین پانچوین سوارونمین بہلا ایسے عقل کے دشمن سے اتنا تو کوئی پوچھے کہ اسلام کے خلاف مین آغاز سے ابتک تیرہ سو سال کے عرصہ میں قلم سے علم سے تیر سے تلوار سے جان سے مال سے کسنے کمی کی ہی جسکو آج مہاشہ جی پورا کرکے کامیاب ہو جائینگے۔ بجز اسکے کہ لمبی داڑھی والے احمقون کی فہرست میں اپنا نام درج کرانا چاہتے تہے سو ہوگیا۔ تمام ہندوستان نے دیکھہ لیا کہ الہدایت نے آپکی اوس دوورقی کتاب کی کیا کیا جتہڑی بکھیرے ہیں اب ہم آپکے ہزلیات قرآن جدید اور اُسکی جوابکو الہدایت سے نقل کرکے بصورت رسالہ پیشکش ناظرین کرتے ہین۔ وہو ہذا۔

آریون کا قران مجید سے مقابلہ کرنا عبث ہے

بیچاری آریہ اور اُن مین مہاشے بھوج دت جی کس مصیبت مین گرفتار ہین
قران کے مقابلہ کیلیئے ایک ایک نیا شخص پکڑ لاتے ہین پہر اوسکو اس سے زیادہ اور
کیا ارزان سودا ملسکتا ہی۔ گھی کی تلی ہوئی کچوریان کہانیکو اور مال اسپر بیش اوپر
نیوگ کی بدولت نت نئے ماہ پیکرین نقدی کے لیے بھی دس پانچ تو ملتی ہی ہونگی
پھر لطف یہ کہ آریہ دہرماتما تو عربی کا ایک لفظ بھی نہین جانتے اوسنے جو چاہا دہر گھسیٹا
اور آریہ مہاشون مین شیخیان بگھارنی شروع کردین یہ بیچاری جانیں کیا اسپر جب
نمایشی لب ولہجہ سے پڑہ دیا تو چارونطرف سے جے جے کے آوازین آنے لگین۔
بھوج دت جی نے بھی کو وہ مہمل جملہ بارہ مصالح کی چاٹ دیکر مسلمانون کیلیئے
چھاپ دیے کہ جو آریہ دیکھتا ہی دہوتی پکڑ کر خوشی مین آکر تالیان بجا بجا کر ناچنے
لگتا اور کہتا ہی واہ مہاشے جی یہ سب آپ ہی کی بدولت ہی ایسے دو چار ہی آریہ
دہرماتما اور رہون تو ان مُسلون کو آریہ ورت سے بہگا دین اور انکا سارا گمان
غلط کردین۔ پھر جہان اوسکی عربیت کی قلعی کہلی تو بہوج دت جی نے اسکو گالیان
دیکر بُری طرح سے نکالدیا۔

چھ روز پہلے بیچارے عبدالسلام کو اس خوشامد مین پہانسا اور رالنسے کیا کیا
وعدے کیے گروہ تو دراصل سچے مسلمان تہی۔ بہوج دت جی کے گہر کا کچا چٹھا دیکھنے گئے
تھے۔ آخر انہون نے بھی بہوج دت جی کو دہتا بتائی بہوج دت جی ریش دراز ہلاتے
رہگئے۔ اب سنا ہی کسی ملان غلام حیدر کو پکڑ لائے ہین۔ ہم تہوڑی دن اسلئے

ساکت رہی کہ غریب کچھ کھا پی لے اور جسنے پہر بھوج دت جی کو مسلمانی تخم حاصل کرنے
کیلئے اونکی خاطر مدارات پر مجبور کیا ہی۔ یہ غریب کچھ دنون تک تو مزے اوڑا لی اب ہم
اونکی عربی دانی کی قلعی کہولے دیتے ہین۔ مگر ہاتہہ جوڑ جوڑ کر جو یہ کمبخت پیغام بھیجتے
رہا ہی کہ ذرا توقف کرو کوئی دن جاتا ہی کہ مین اپنی ساتہہ ایک مہارانی کو بھی لاتا ہون
اسلیئے کچھہ مدت ہم اونکو اور مہلت دیتے ہین۔ لیکن بھوج دت جی مہاراج بُرا نہ مالو
تو عرض کرون۔ ہمنے لڑکپن مین کسی کتاب مین دیکھا ہی کہ لمبی ڈاڑہی حماقت کی نشانی
اگر آپ اس کہاوت کے مصداق نہین تو آپ کیون آریون کے روپے پیسے اور یہ
لڈو پیڑے ان چند مہمل جملون کیلئے صرف کرتے ہین آپ کسی عربی کے اخبار یا کتاب کو
جو عیسائیون کی تصنیف ہے کیون نہین قرآن کے مقابلے مین پیش کر دیتے بلا سے
اسکی عبارت صرفی نحوی قواعد کے لحاظ سے تو فاحش اغلاط سے پاک ہو گی۔ آپکے نزدیک
جو عربی لکھہ سکے یا بول سکے وہی قرآن کا مقابلہ ہے؟ مہاراج مکہ کے کفار اور عرب کے
مشرک تو بہت فصیح و بلیغ تھے۔ مگر وہ جو ہر فصاحت جانتے تھے اور حیا و شرم بھی رکھتی تہی
کسلیئے کہ گنگا اور جمنا کا پانی نہین پیا تہا۔ انہون نے کبھی بھی قرآن کے مقابلہ کا قصد
نہ کیا ہان لڑنا مرنا یہ آسان کام تہا۔ مگر قرآن کا مقابلہ اس سے ہزار درجہ بڑہکر تہا۔

آریون کی پیشوا مرزا غلام احمد صاحب کی عربی اور اسکی قلعی

ہر کلام موضوع یا حرکات و اشارات موضوعہ انسان یا متکلم کے مافی الضمیر بتلانے کیلئے
مقرر کیئے جاتے ہین اب اس مافی الضمیر کے ادا کرنے مین اعلیٰ مرتبہ وہ ہی جو مناسبات مقام
وحال کو رعایت مستعمل اور شیرین الفاظ مین ادا کیا جاوے اور اس سے بہی بڑہ کر وہ ہی کہ

انسانی افکار جہانتک پرواز کرین جوکچہہ اس کلام مین اسرار اعجاز رکہی گئی ہین ان کو
خیال کرکے اس کلام کی مانند کلام کرسکین۔ اسکو اعجاز کہتے ہین۔ یہہ بات بحمد اللہ قران مجید کو
حاصل ہی۔ جو لوگ اسلام مین داخل نہ تہی۔ مگر خداداد سلیقہ سے کلام کی خوبی اور اسکے اسرار
بلاغت و قوالیب بلاغت کو سمجہہ سکتے تھے ایک دو نہین سیکڑون نے قران کے اعجاز کا
اقرار کیا اور اگر مخالف نہ مانین تو اوسکی سامنے ہم بہت سی شہادتین پیش کردینگے اور آجکل
بھی شام و بیروت مین ایک دو نہین سینکڑون یہودی اور عیسائی اعلیٰ درجہ کی عربی
دان اور عربی مین عمدہ نظم و نثر لکہنے والے موجود ہین انکی رسالے اور اخبارات فصیح
عربی مین نکلتے ہین وہ بھی اسبات کے معترف ہین۔ مگر ایک کوڑ مغز جسنے چند جملہ
عربی کے بولنے سیکہہ لئے ہون اسپر وہ ہندی ہو اردو مین چار سطرین لکہنی کا بھی
سلیقہ نرکہتا ہو نہ اسمین کلام کی خوبی و حسن کے سمجہنے کا قدرت نے مادہ رکہا ہو وہ
چند سطرین ایسے عربی کے جملہ لکہہ کر کہ جن سے عربی دالون کو گہن آتی ہو دعویٰ
کرے کہ میرا کلام قران کی برابر ہے کیا اوس مجنون سے کم ہی کہ سر پہ ایک ٹوٹی ہوئی
ٹوکری رکہکر کسی صندوق پر بیٹہکر یہہ دعویٰ کری کہ مین شہنشاہ ایڈورڈ ہون۔
آریہ مہاشے اول ان جملون کو شام و بیروت کے عیسائی و یہودی عربی دالون سے
پوچہین اگر وہ اسکو عربی بھی کہدین تو ہمارا ذمہ فصاحت و بلاغت تو در کنار ہان
ایسی عربی ضرور ہی کہ جیسا کوئی ہندی عرب مین گیا اور اونٹون کے قافلہ مین جو
ایک کی مہار دوسرے کی دُم مین بندہی ہوئی ہوتی ہی۔ وہ چلا جارہا تہا کہ اوسکی
اونٹ کی مہار ٹوٹ گئی تو آپ ساربان سے فرماتے کیا ہین بد دن یا بد دن ہذا
اونٹو رسی ٹونٹون عربی ساربان اس نئی عربی کو کیا خاک سمجہتا آیا اور پوچہہ کر چلا گیا

مگر یہہ حضرت ہین کہ اسی ترانے کو رٹ رہے ہین اتنے مین ایک ایسے صاحب بھی ملے
جو دونون زبان جانتے تھے اسنے سار بان سے اسکا ترجمہ کیا تب حضرت بدو بھی
سمجھے اور اسکے جملون کو یاد کرکے گاتے ہوے چلے جسپر ہندی صاحب کو بڑی خجالت
دامنگیر ہوئی:۔

اور ادنی مرتبہ کلام کا حیوانات کے اصوات ہین گدہے بھی اپنے بچون کو ڈھیچون ڈھیچون کرکے بلا ہی لیتے ہین۔ یا گھوڑا ہن ہنا کر پانی دانا مانگ ہی لیتا ہے۔

آریہ مہاشے تقدیر کے ہیٹے تو تھے ہی مگر عقل کے بھی کورے ہین۔ قران کے معارضہ کے لئے لائے بھی تو کسکو ایک مدرسہ کے کج مج زبان ژولیدہ بیان لونڈے کو جسکی عبارت پر اوستاد نے اسکو مدرسہ سے نکالدیا ہو کہ جا تیرا کالا منہ مین پڑہاتی پڑہاتی تھک گیا مگر تو ... ہی رہا اور وہ آریون کے ہتے چڑہ گیا جنکو عربی اور اُردو مین کچھہ بھی تمیز نہو پردہ گھانس دانا کہا کر جسقدر بھی ڈھیچون کرے کم ہے۔ لالہ بھوج دت جی ذرا سامنے تو آؤ اور کان تو لاؤ تمنے تو مان لیا کہ یہ عربی قرآن کی برابر فصاحت و بلاغت کا رتبہ رکھتی ہی۔ اب جو کچھہ عربی قواعد عربیہ سے اس صوت الحمار پر اعتراضات پڑتے ہون اگر اسکو دنیا بھر کے عربی دان مان لین (اگر مان بھی لین تو بھوج دت جی کو کیونکر باور ہو خدا کے فضل سے نہ خود عربی جانتے ہین نہ آریون مین کوئی عربی دان ہے) تو بتلاؤ اس ریش دراز کو کیا کہا جاوے۔ خیر اور کچھہ نہو تو تیل (وہ بھی کریسین) ڈالکر ہولی کے دن چراغ کو دکھلا دیجئے۔ مگر شرم چہ کتی است کہ پیش مردان بیاید۔

لو سنو اور گنتے جاؤ۔ قولہ (۱) ایہا الانسان الضا فوا عن اللہ الجسیم الذی جعل الکعبۃ (۲) درسادشلیمۃ محمد و (۳) والیکون مسجد البیہی ؎

وجبریلین ترجمہ ای لوگو پہر جاؤ خدای مجسم سے ایسے خدا سے جو گردانا گیا ہے۔ کعبہ اور شہر بیت المقدس مین محدود تاکہ ہو سجدہ گاہ یہود اور محمدیون کا۔

جو کچھہ اس نے اُردو ترجمہ کیا ہی ذرا تبلائے تو سہی کہ وہ اِس عبارت سے مفہوم بھی ہوتا ہی کہ نہین ؟

اگر عربی دان کہدین کہ ہرگز نہین پہر میان کے سر پر اتنی مارو کہ کھوپڑین پوریان نکل جائین۔ پہر جسکو اسقدر بھی تمیز نہو کہ وہ اپنی مافی الضمیر کو عربی مین ادا بھی نہین کر سکتا تو عربی معلوم۔

اب لیجئے اول تو الناس صیغہ مفرد پہر اکفروا اسکے لئے صیغہ جمع پہر الذی جعل الکعبہ الخ کے جب یہ معنی ہوی کہ ایسے خدا سے جو گردانا گیا ہی۔ تو صلہ الذي کی طرف ضمیر کہان گئی۔ پہر اگر جعل صیغہ معروف مان لیا جاوی تاکہ ضمیر راجع صلہ کیطرف ہو تو کعبہ اور شلیم کا محدود ہونا ثابت ہوگا جو جعل کا مفعول ثانی ہی۔ کہ اللہ پہر خدا کو کسنے سجدہ گاہ بنایا ہی ہان کعبہ اور یروشلیم کو تو ضرور سجدہ گاہ بنایا ہے جسمین کوی پہر قبح نہین۔ نہ یہ بات ثابت ہوتی ہی کہ محمدی اور یہودے خدا کو کعبہ اور یروشلیم مین مقیم و ساکن مانتے ہین اور اور شلیمۃ آپکی کون سی خالہ ہین یروشلیم تو ضرور ہی۔ پہر جبریلین کس زبان کا کلمہ ہے اور اسکے معنی کیا ہین :۔ یون ہی کچوریان کہا کر حرام کین :۔

قولہ بل انتم ترجعوا الی اللہ الذی خلقکم لقوتہم وانزل الی یدھم البدء الخلق لیعلمکم علم السماء والارض وما فیہما لعلکم تعقلون۔ کیون بہوج دت جی یہ عبارت اگر صرفی نحوی قاعدہ سے بھی غلط ٹھیر جائے تب تو قرآن مجید کی بلاغت و اعجاز کا اقرار کروگے۔ مگر تمہاری گھٹی مین تو گائے کا پیشاب ملایا گیا ہی

تم اور حق بات کو مالو۔ اگر ایسے ہوتے تو برہمن اور ہندی نزاد برہمن نہین تو سنتے اور گنتے جاوٴ۔

اول جناب والا! اول جملون مین تو آپنے القر نوا امر کا صیغہ استعمال کیا تہا اب بل انتم ترجعوا کیا صیغہ ہی ترجعوا کے معنی بلکہ تم رجوع کرو۔ مضارع کا صیغہ امر کے معنی یہ غلام حیدر نے کس سے سیکہا اور کسنے اسکو پڑہایا۔ اسپر قرآن کے مقابلہ کا حوصلہ کہنا ارجعوا چاہے تہا۔

دوم۔ جب آریہ کے اصول وعقاید کے بموجب خدا عدم سے کوئی چیز موجود نہین کر سکتا تو عدم سے ہست کرنا آریہ کے نیمون کے خلاف ہی۔ بلکہ وہ چند چیزونکو جوڑ دیتا ہی۔ تو پھر خلقکم اور وہ بہی بقوت کس طرح سے صحیح ہو سکتا ہی:۔

سویم۔ وانزل الوید مع البدع الخلق۔ تو عجیب نقرہ بلاغت وفصاحت کی سانچہ مین ڈہلا ہوا ہی۔ اول اسلئے کہ وید پر الف ولام دوم مع البدع الخلق مع بمعنی من۔ سوم بدار کی جگہہ بدع چہارم البدع پر الف ولام پہر اسکی الخلق کیطرف اضافت ای جناب یون فرمای من بدر الخلق:۔

چہارم۔ اب جناب والا کے نزدیک دو اللہ ٹہیری ایک تو وہ جسنے کعبہ اور شلیمہ کو محدود بنایا دوسرا وہ جسنے وید نازل کیا۔ اول سے انحراف دوسرے کی طرف رجوع یہ وہ تعلیم الہامی ہی جسکی زبان بہی گوز خر سے زیادہ بے ہنگم ہے۔

پنجم۔ وید کے اللہ نے آسمانون اور زمین اور انکے اندر کے علوم سکہانے کا تو دعوے کیا۔ مگر ویدون مین انسان کی سعادت وشقاوت کے احکام بھی نہ سکہائے اور فنون مین سی بڑا ناچہکڑا جو چرخ چون کرتا ہوا چلتا ہی وہ بہی بنانا نہ سکہایا۔ سچ ہے بہیک کی

ٹکڑی اور بازاروں مین ٹکار۔ اللہ رے تیری لن ترانیان۔ انہین باتونپر تو ہندی لوگون کے سرون پر بیرونی لوگون کی جوتیان پڑتی رہین اور ہمیشہ پڑتی رہینگی۔

(۴۴) مین نے جو ایک آیۃ تصنیف کی ہی۔ اسکے چند فقرے نقل کرتا ہون۔

علی المقابلۃ البقرۃ جسکے معنی غلام حیدر لکھتے ہین بقر کے مقابلہ مین۔ یعنی گئو ماتا یا بیل باوا کے مقابلہ مین۔ بھئی غلام حیدر اچھی احمق ہاتھہ لگے ہین۔ اسکے معنی کیا ہین۔ فالتو بشاوۃ مع الشہد ام الشہد معرف باللام پہر وہ کم کیطرف مضاف کیا۔

کہتے ہین پہر یہ دونی التعصب ترکیب مین کیا واقعہ ہوا ہی۔ اسکو بھی بیان فرمائے

الم ترکیف کیا اسکا صلہ ندارد نہ الی نہ کچھہ اور فی ازمنۃ القدیم ازمنہ موصوف قدیم صفت نہ جن کی تسرلیف و تنکیر مین نہ تانیث و تذکیر مین مطابقت۔ یون کہنا چاہیے تہا۔ فی الازمنۃ القدیمۃ بمعودات الفصاحۃ۔ فصاحت و بلاغت کی لکڑیونسے آریہ کے بزرگون نے عربون پر حکومت کی تہی۔ غلط گو معودات کسکی جمع ہے اور فصاحت کی لکڑی کے کیا معنی۔ یجری فی قلوب الہنود ہندوون کی زبان مچھلی کیطرح ہندوون کی دلون مین تیرتی پہرتی ہی۔ کیون جناب زبان منہ مین تیرا کرتی ہی یا دلون مین یعنی پیٹون مین۔ ٹہیک پہلے قدیم ہنود آریون کے پیٹ کیا تہے بڑے بڑے بحر تھے جنمین مچھلیان تیرتی پہرتی تہین۔ کیون بہوج دت جی اب تو خوش ہوئے کیا تمہارے داداجان کے پیٹ شریف مین مچھلی کودتی پہرتی تہی غریب غلام حیدر کیا جانے نہ معلوم اور کیا کیا کودتا پہرتا تہا۔

یہ تین نمونہ تو مولوی غلام حیدر صاحب کے قران جدید کے نمبر ۳۔ ۸ رفروری سنہ ۱۹۱۰ء کے تھے غلام حیدر صاحب مہربانی فرماکر ان اغلاط فاحشہ کا جواب دین

اور اگر انصاف ہی تو صاف اقرار کرین کہ مجھہ سے غلطی ہوئی۔

اب ہم حضرت کے سورہ فاتحہ بمیہ کیطرف رجوع کرتے ہین۔ اول بسم اللہ ملاحظہ فرمائیے بسم ۲ لا دم الحی ۱ یموت اول یہ فرمائیے کہ گو اسلامی بسم اللہ کا آپنے سرقہ کیا۔ مگر ادوم کس زبان کا کلمہ ہے۔ جسپر آپ نے الف لام داخل کر دیا۔ ویدونسے اس کلمہ کا ثبوت دیجئے کہ انمین بھی کلمہ ذات باری کے لئے آیا ہے۔ یا بعد کا تراشیدہ ہی اگر یہ اسم ذات ہی تو الف لام کیسا اگر نکرہ ہے اور یہی آپ کی تحریر سے ثابت بھی ہوتا ہی تو ذات باری کے لئے کوئی ایک علم ہی چارون ویدون سے ثابت کر دیجئے ورنہ یقین کر لیجئے کہ ویدون کی تصنیف کے زمانہ تک ذات باری کے لئے کوئی بھی لفظ نہ تھا۔ جس سے یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ اسوقت دیوتا پرستی کی ہی جال مین آریہ پھنسے ہوئے تھے پھر جملہ صفات مین سے الحی کی خصوصیت کیا تھی کیا ادوم کو لوگ مردہ سمجھتے تھے۔ پھر ا یموت کے کیا معنی ؟ غالباً یموت ہوگا۔

(۱) الحمد الادوم ساب الانام عصر تا یہ عصر ترکیب مین کیا ہی ادوم سے بدل ہی یا ساب الانام کی صفت ہے یا کچھہ اور ہے۔ ہر صورت مین معنی فاسد ہین۔

(۲) کیون جناب ادوم جو حمد کا مستحق ہی۔ اسکی ربوبیت انام عصر کے ساتھہ مخصوص ہے انام انسان حیوان اور دیگر مخلوق کو عرب مین نہین کہتی۔ پھر تمام مخلوق اسکا ترجمہ آپنے کہا نسے کیا۔

(۳) وصف باوصاف الادوم من آمن بہ قد تدخل النعیم۔ جب تک آپنے ادوم کا وجود ہی مخاطب کے سامنے ثابت نہین کیا نہ ربوبیت عامہ بلکہ انسان کا رب ہونا ثابت کیا تو ادوم کی حمد کرکے ادوم کو اوصاف ادوم کے ساتھہ موصوف کرنا کسطرح سے ثابت

کر دیا یہ تو وہی مثال ہوئی کہ ارے تو لوکر کسکا۔ جواب دیا کہ جسکا گھوڑا۔ گھوڑا کسکا۔ جسکا مین لوکر ایسے کلام کو اگر مہمل نہ کہا جائے تو اور کیا کہا جائے۔ پھر آپ فرماتے ہین کہ جو اوم پر ایمان لایا وہ نعیم مین داخل ہوا۔ وہ آپ کے ہان کونسے نعیم ہین اور کس وید مین ان کا ذکر ہے اور کس وید نے اوم پر ایمان لانے والے کے لئے نعیم عطا فرمائے ہین انصاف کر کے ویدون کے منتر حوالہ مین لکھئے اور ترجمہ لفظی لکھئے مرادی معنی کا اعتبار نہوگا۔

اے جناب ویدون مین تو دیوتاؤن کی پرستش اور انسے دعا وسوال کے سوا کچھہ بھی نہین یہانتک کہ اوم پر ایمان لانیوالے کیلئے نعیم اور مشرک کیلئے جحیم کا بھی ذکر نہین۔ اب اوم اگر اللہ کے معنی مین ہی مسلمان ایمان رکھتے ہین۔ یا آریہ جو اوم جیسے اور سیکڑون لاکہون واجب الوجود تسلیم کئے بیٹھے ہین!۔

ذرات نہ اوم نے پیدا کئے نہ اوم انکو فنا کر سکتا ہے جبطرح اوم ازلی ابدی ہے اسیطرح یہ بھی ارواح نہ صرف ارواح انسانی بلکہ ارواح حیوانات جو کڑوڑ ونسے بھی زایدہین۔ وہ بھی اوم کیطرح ازلی وابدی۔ نہ اوم نے انکو پیدا کیا نہ اوم ان کو فنا کر سکتا ہے اپنی ذات اور وجود مین اوم سے مستغنی پھر اوم کے سوا ان چیزون پر ایمان لانیوالے آریہ لوگ مشرک ٹہیرے یا نہین۔ اور اوم کے اوصاف ہی کیا رہ گئے نہ وہ کسیکا پیدا کرنیوالا نہ فنا کرنیوالا نہ کسیکو بغیر اوس شے کے اعمال کے نتایج کی کچھہ سزا دینے والا نہ کسیکا توبہ واستغفار پر جرم معاف کرنیوالا اب لاکہون کروڑون واجب الوجودون مین سے اگر کوئی اوم پر ایمان بھی لایا تو کیا نتیجہ جسکے قبضہ مین نہ نعیم نہ جحیم کیون جناب والا اگر کوئی ذرات پرست یا ارواح پرست آپکے مقابلہ میں کہڑا ہو جائے

اور جو جو صفات آپ ادم کیلئے ثابت کرتے جائین وہی وہ ان واجب الوجودون کے لئے بھی ثابت کرتا جائے تو آپ کر کیا سکتے ہین (غلام حیدر موت قریب ہے کس گڑہی مین گری ہو چند پیسون پر ؟)

(۳) لایعرفہ الاذعان ولا الاوھام الباطلۃ التی یجددون الادیان بھئی قافئے تو اچھی لائے ہین اسکے ساتھہ یہ بھی ملا دو۔ لا حیدر کی دوکان۔ کیون جناب اذعان مذکر اور اوہام وہم کی جمع مونث جسکا صلہ آپنے التی ذکر کیا ہی مگر ان دونون کی لا یعرف فعل مذکر مین کس طرح سے مشارکت ہو سکتی ہی۔ ذرا اس قاعدہ کا بھی حوالہ دیجئے شاید لا یعرف کو خنثی مشکل کہا جاوے پھر الباطلۃ اوہام کی صفت التی اوس کا صلہ مونث مگر یجددون صیغہ جمع مذکر یہ کس عربی کا محاورہ ہی۔ اردو مین اسکی مثال ایسی ہی۔ جمنا بائی جو ایسے کام کرتے ہین واہ رے عربی دانی اسپر دعوی بلاغت۔ اب اور سنئے کیون جناب جب ادم کو اذعان یقین بھی نہین پہچان سکتا تو اسپر ایمان لانا کیونکر صحیح ہو سکتا ہی۔ ایمان اور اذعان قریب المعنی ہی گویا یہ معنی ہوئے کہ اوم پر ایمان نہین ہو سکتا۔ پھر یہ فرمانا تو قدرے ٹھیک ہے کہ اسکو اوہام باطلہ نہین پہچان سکتے۔ جیسا کہ آریہ کے اوہام باطلہ ہین۔ حضرت اوہام کے ساتھہ اور لا کیون واجب الوجود بنا دیے۔ مگر اسکی کیا خصوصیت کہ وہ اوہام باطلہ نہین پہچان سکتے کہ جو نئے دین بناتے ہین۔ جیسا کہ آریہ مگر وہ اوہام باطلہ جو نئے دین نہین بناتے وہ اوم کو پہچان سکتے ہین۔ جناب یجددون کی جگہہ کچھہ اور لفظ فرماتے تو بہتر تہا کسلئے کہ تجدید اور بات ہے اور اختراع اور بات کسلئے کہ تجدید کے معنی جو آپنے لکھے ہین کہ پیدا کئے (کیون کہو پیدا کرتے ہین)

غلط ہین۔

(۴) یعبدون حق عبادتہ یامرون امرامعروفا الذین یومنون بالاوم وبما انزل الیکم ای سبحان اللہ کیا کہتے ہین یہ تو فرمائے یعبدون کا فاعل کون ہے اگر فرمائین ضمیر تو مرجع مذکور نہین۔ اول تو صرف اذعان اور اوہام تھے نہ اذعان یعبدون کا فاعل ہوسکتا ہے نہ اوہام اگر کہین الذین جو بعد مین مذکور ہے تو یہہ بھی ٹھیک نہین اب اور سنئے اول تو اوم کی عبادت اور وہ بھی حق عبادت کون کرسکتا ہے۔ آریہ کے ہان تو صرف سندھیا اور کچھہ گھی جلانا ہی عبادت ہے اگر یہی حق عبادت ہے تو خیر گرویدمین تو اوم کی عبادت کا طریقہ بھی بیان نہین کیا پہر اب کیا بنے گی۔ دیانند جی نے بہت کچھہ جان توڑ کر کوشش کی مگر یجر وید کا ویدون سے ثبوت نہ دیسکے آخر وہی شت پت برہمنا جسکو ویدون سے خارج کرچکے ہین کام آیا۔ اچھا یہ بھی صحیح مگر یامرون المعروف امرا معروفا مین نکرہ لاکر یہہ ظاہر کردیا کہ امر بالمعروف مین کوئی امر معروف بھی کردیگا تو بری الذمہ ہوجائیگا اور وینہون عن منکر کا ذکر تک بھی نہین جو کچھہ ہو ہوا کرے۔ عبادت مین حق عبادت کی قید اور امر معروف مین یہ آسانی یہ کونسے الہام کا مقتضیٰ ہے:۔

اگر الذین جدا جملہ مانا جاوے جیسا کہ سیاق عبارت بتلا رہا ہے تو پھر اس مبتدا کی خبر ندارد (۵) ان الذین یومنون من اسوا الظن یقلکم انما الہندیان المستقیم۔ اس کا ترجمہ جو ملا غلام حیدر صاحب نے کیا ہے وہ تو المراد فی بطن الشاعر کا مصداق ہے۔ مگر ہم اس اصل عبارت پر بحث کرتے ہین اول یومنون کا صلہ ندارد جو ب کے ساتھہ ہوتا ہے امن بہ یومن بہ پہر من اسوا کیا ہے آمن کا مفعول ہے

یا کیا ہی۔ پہر الطرایقکم الطرایق معرف باللام اور اسکو کم کی طرف مضاف کیا ہے اگر اس عبارت کا لکہنے والا میرے پاس ہوتا تو خوب کان گرم کرتا۔ پہر اس ا ان کی خبر کچہہ نہین بظاہر انما الھیذیان المستقیم ہوسکتی ہی۔ جسکے معنی یہ ہوے کہ جو تمہارے طریق کے سوا ایمان لاتے ہین وہ محض ہذیان ہی۔ بہت خوب بات حق یون منہ سے بے اختیار سرزد ہوجایا کرتی ہی بے شک آریہ جو اوم پر ہمارے طریقون کی خلاف ایمان رکہتے ہین وہ ہذیان ہے:۔

مگر ہذیان کی صفت مستقیم بھی قابل داد ہی۔ کیون نہو آریہ کو اپنی ہذیان پر استقامت ہی برسون سے دیانندی لکیر کے فقیر بنے ہوئے ہین پہر یہ جملہ صراط الذین انعمت علیہم عجب بے ربط ہی خیر قرآن سے چوری کرکے بے موقع ہی لے آئے۔

(۶) المنفرقین کے معنی آپ لکہتے ہین کہ ڈالدیا انہون نے تفرقہ پہلے الٹس لازمی اور متعدی فعل کی بھی تمیز ہے؟ مفرقین کی جگہہ متفرقین۔

(۷) کفروا ایۃ من ایات الوید کفروا کا صلہ بھی ب ہوتا ہی کفروا یہ۔ بکفر بہ۔ مگر کون سے وید کی ایک آیت کا بھی منکر گمراہ ہی۔ وید کوئی خاص کتاب نہین چارو ید مین سناتن دہرم کے نزدیک سنگتا اور براہمنا دونون وید مین اور اس بات کو پنڈتون نے دیانندجی کے مقابلہ مین شہر بنارس مین بڑے زور شور سے ثابت کردیا ہے۔ برخلاف آریہ کے کہ وہ صرف سنگتا کو وید مانتے ہین اس صورت مین تو وہ ایک کے کیا بلکہ نصف سے زاید آیات وید کے منکر ہین اب کہو تمہارے جدید قران کی بموجب وہ گمراہ ہین کہ نہین۔ واہ لاجی آریونکا کہا پی کرانکو گمراہ بنادیا۔ لو بہوج دت جی ابتو خوش ہوئے:۔

یہہ مولوی غلام حیدر صاحب کے ہذیان مستقیم کا نمونہ ہے اگر ہمارے اعتراضات کے جواب دینے کے لئے غلام حیدر اور انکے مددگار تیار ہو جائین اور کسی عربی کی ادیب کی روبرو مقدمہ پیش ہو پھر اگر وہ یہہ کہدے کہ اس شخص کو عربی مین دو سطرین لکھنے کی بھی لیاقت نہین نراقل اعوذ یا روزی کا مارا ہی کبھی عیسائی بنتا ہی کبھی آریہ۔ تب تو بہوج دت جی قائل ہونگے۔ مگر قائل ہونیکی امید رکہنا فضول اوسی جلاہی کی کوچی پر ہاتھ پھیر کبھی جلاہی کا تلازمہ باندہنے لگین گے۔ کبھی بے تکے سیٹیان منائین گے۔ پھر بھی غنیمت ہے آخر ہمارے بزرگون کی سسرال ہی۔ ہندوؤن کے یہان اس رشتہ سے گالیان ہی دیا کرتے ہین اور حق بجانب بھی ہے۔

جب انہون نے گالیون کا خزانہ ہی دیدیا تو اب گالیان بھی نہ دین مسلمان ناحق برا مانتے ہین یا غلام حیدر احذر و تفکر فانک اشتریت الدنیا الدنیہ بالدین فما ربحت تجارتک ان الانسان علی نفسہ بصلوۃ ولوالقی معاذیرہ ان السعادۃ والشقاوۃ من اللہ العزیز الحکیم اللہم انی اسئلک ایمانا یباشر قلبی ویقینا صادقا حتی اعلم انہ لا یصیبنی الا ما کتبت لی ورضا من المعیشۃ بما قسمت لی آمین ؛

ایک غیرت مند شکم پرست نیم ملان نے جو ایک آریہ سے روٹیان کمانے کیلئے ایک نئے قرآن بنانے کا شغلہ نکال رکہا ہی۔ قرآن مین جو سو سے زیادہ علوم ہین۔ وہانتک تو میانجی کے ذہن کی رسائی بھی نہین صرف قرآنی جملون کو الٹ پھیر کر چند فقرے چہاپ دیتے ہین۔ اوسپر اڈیٹر مسافر آگرہ بغلین بجاتا پھرتا ہے ان لفظون کے ہیر پھیر مین بھی اس نیم ملان سے اسقدر اغلاط فاحشہ سرزد ہوتے ہین کہ جسپر صرف نحو

بڑہنے والے طلبار ہنستے ہنستے لوٹ جاتے ہین۔ باقی صلات وروابط کے اغلاط تو بیشمار ہین۔ جنمین سے چند اعتراضات الہدایت مین کئی بار طبع ہوئے جنکو ملان جی شربت کے گہونٹ کیطرح پی بیٹھے مگر ہمنے بھی قصد کرلیاہی کہ بیچارے کا روزگار بھی ہی۔ بڑا جہک مارنے دو۔ یہ توگویا اسکو اصلاح دینا اور فن ادب سکہانا ہی۔ آیندہ کچہہ بھی نہ لکہین گے۔ لیکن اب کا مسافر آگرہ جو ہماری نظر سے گذرا بیساختہ دلمین خیال پیدا ہوا کہ اس نادان ازلی بدنصیب کو چند اغلاط پر پھر بھی متنبہ کیجئے شاید شرمندہ ہوکر اپنی دو چار روپیہ ماہوار کی کوئی اور نوکری تلاش کرلے۔ مسافر آگرہ جلد ۶ نمبر ۸ صفحہ ۸

ملان کا قران (۱) ان الذین کفروا وکذبوا بایاتی جہداً فلہم اجرہم بما کسبت وعلیکم بما کسبتم ان کنتم تعلمون ۞۔

ترجمہ۔ ملان جی۔ تحقیق جن لوگون نے انکار کیا اور جہٹلایا میری آیتون کو جان بوجہکر (یہہ جہداً کے معنی ہین حالانکہ جہد۔ کوشش کو کہتے ہین نہ جاننے بوجہنے کو) پس انکے واسطے ہے۔ اجر اس چیز سے کہ کمایا انہون نے اور تم پر ہے وہ چیز جو کمایا تمنے اگر ہو تم جانتے۔ عربی کی قابلیت تو تھی مگر ملان جی نے جو کچہہ اردو مین قابلیت حاصل کی ہی وہ بھی قابل داد ہی اپنی گھڑی ہوئی عبارت کا ترجمہ بھی نہ کرسکے بلکہ صحیح ترجمہ محاورہ عربی کے مطابق یون ہوگا کہ جن لوگون نے کوشش کرکے میری آیتون کا انکار کیا اور انکو جہٹلایا ان کو عمدہ اجر ملیگا۔ انکے عمل کے سبب (کیون نہو کام بھی عمدہ اجر کا کیا ہی) اور تم پر برے (آریہ) مخاطبین تمہارے برُے اعمال کا وبال ہے:۔

لھم۔ نفع کے لئے اور علیھم علیہ۔ مضرت کے لئے محاورہ عرب مین آتا ہے مگر ملان جی تو چون بیاید ہنوز حز باشد کا مصداق ہی رہے:۔

(۲) بما کسبت مین کسبت کسکا صیغہ ہی؟ لو آؤ مین بتا دون واحد مونث غائب کا گردان سنو
کسب۔ کسبا۔ کسبو۔ کسبت۔ اب اس کا فاعل بھی ایک عورت ہونی چاہیئے کسلئے کہ الذین
تو جمع مذکر کیلئے آتا ہی۔ وہ تو اسکے فاعل بن نہین سکتے۔ اب اس عورت کا پتا لگانا چاہیئے کہ
وہ پردہ نشین ہی کون؟ ملان جی اب تو چور پکڑا گیا۔ اب تو بتا دو وہ کسب کرنیوالی کون ہے
جسکے عشق مین ایمان و اسلام کو خیرباد کہہ بیٹھے۔ ناظرین جان گئے ہون گے الکنایۃ
ابلغ من الصراحۃ ف ا۔ بھوج دت جی کیا کہتے ہین نیوگ کی بدولت کس کس کو گھیر لاتی ہو
(۳) یا ایہا الانسان لا تکونوا کالذین سبقت فی الکفر الطغیان الخ علاوہ اور
سخت اغلاط کے یہان بہی وہ سبقت کی فاعل کوئی ساڑہی یا لہنگے پوش استری ہے لو
اسکی بھی گردان سنو۔ سبق۔ سبقا۔ سبقوا۔ یہ تین تو مذکر غائب کے صیغہ ہوے۔ آگے چلو
سبقت (واحد مونث غائب) سبقتا۔ سبقنا۔ یہان بہی اسکا فاعل کوئی مونث غائب
پری رخ ہی۔ کسلئے کہ الذین جمع مذکر کیلئے آتا ہی۔ اہمین تو موٹے موٹے مسٹنڈے مرد
داخل ہین۔ او احمق سبقوا۔ کہدینا تہا۔ اچھا اب تو بتاؤ وہ کون عورت ہی جسکا بار بار بے
محل بھی ذکر آتا ہی۔ دو گواہ کافی ہین۔ اسکے بعد جو کچھ جملہ آپنے تحریر فرمائے ہین بخدا
ایک ایک جملہ مین کئی کئی ایسی موٹی غلطیان ہین کہ جیسے آگرہ یا متہرا کی برہمنیان تحریر کرین
تو ہنستے ہنستے تہک جاؤ گر؟ جملہ کا اخیر تو مزہ دار چٹنی ہی لو بہوج دت جی چاٹ لے جاؤ۔
ملان جی فرماتے ہین فاولئک مبتدا ءهم المشرکین هم مبتدا ثانی المشرکین خبر جملہ
ملکر خبر ہوئی مبتدا اول کی مگر خبر کو منصوب و مجرور ملان جی ہی نے لکھا ہی۔ هم المشرکون
کہنا چاہیے تہا نہ کہ المشرکین پہر (ا) جملے کے اخیر مین فرماتے ہین۔ فاولئک هم الصادقین
او احمق الصادقون کہہ جمع مذکر سالم کا اعراب بہی کبھی پڑہا پڑہایا تہا۔ پڑہا تہا نانی کا

چرخہ - ہمیشہ گدائی کرتے کرتے عمر گذری کبھی عیسائی بنے کبھی موسائی بنے - اب دیکھا کہ بھوج دت جی کے طویلہ مین گھوڑدن کی خواہش ہے دانا گھاس بھی اچھا خاصہ ملتا ہے ہن ہنا کر یہان آبندہ ہے - مگر بھوج دت جی بھی بڑے بھولے بھالے دیوتا ہین نہ دیکھین کہ یہ اختہ ہی نہ یہہ کہ نر ہے - جھٹ پٹ طویلہ مین باندہ لیا اور دانے کا توبڑا چڑہا دیا - اب یہہ اختہ ہے کہ ادہر ادہر دولتیان اوڑاتا اور موُنہ مارتا پھرتا ہے - دہن ہے بھوج دت جی دہن ہے :-

شائقین کو واضح ہو کہ

انجمن ہدایت الاسلام کیطرف سی آیندہ آریونکے ٹریکٹوں کے جواب دندان شکن دیے جائینگے چنانچہ نعرۂ حیدری میں جو کچھہ خرافات اُنہی بکا ہی اونکا جواب بصورت رسالہ پیشکش ناظرین کیا جاوے گا - حامیان اسلام کو چاہئے کہ وہ بھی آریون کی طرح ایسے ٹریکٹون کو خرید کرکے دیہات میں مفت تقسیم کرایا کرین تاکہ ناواقف مسلمانان دیہات جو آریون کے فریبون سے بالکل ناواقف ہین واقف ہو کر اون کے دست بردسے ماموں اور گمراہی سے محفوظ رہیں :-

ملنے کا پتہ

منیجر اسلامیہ بکڈپو جنرل کمیشن ایجنسی بیش جنوبی دروازہ جامع مسجد دہلی

خاص نایاب کتابین

نماز

یہ کتاب اردو کی جدید تالیف ہے اسمین جملہ نمازون کی طہارت وغیرہ وغیرہ کے متعلق فرض وواجب سنت مستحب حرام ۔ مکروہ کو تفصیلاً بتایا ہی اور نماز کو ایسے سہل اور صحیح طریقہ سے لکھا ہی کہ کیسا ہی ناواقف آدم لیکن اوسکو بھی اذکار با ارکان نماز کے سیکھتے ہین بغیر معلم کے کچھہ دشواری نہو جنازہ نکاح وغیرہ کا طریق جو دیہاتی مسلمانون کو جاننا ضروری ہین ۔ سب ذرہ ذرہ ظاہر کردئے ہین جنکی ہی سے تعلق رکھتی ہے قیمت صرف ۲؍

احقاق حق

باثبات اسکے کہ اسلام میں نجات موجود ہے اور وید کے دہرم مین ممتنع ہے قیمت فیجلد ار

رکن دین

یہ اردو کی ایک نادر کتاب مولینا شاہ رکن الدین صاحب نقشبندی الوری کی تالیف ہی جسمین تمام ضروری مسائل بطور سوال وجواب بحوالہ مستند کتب فقہ حنفیہ شرح وقایہ ۔ فتاوی عالمگیری کبیری وغیرہ بیان کیے گئے ہیں گویا یہ ایک کتاب ان تمام کتب کا خزینہ ہی مسلمان لڑکی لڑکیان ۔ مرد عورت نہایت آسانی سے اس کتاب کی مطالعہ سے کافی مسایل سے آگاہ ہوسکتی ہین کئی بار طبع ہوکر مطبوع خاطر خاص وعام ہوچکی ہے ۔ اور پہر طبع ہونیکی ضرورت درپیش ہے چند نسخہ جات باقی ہین ۔ خریداران جو اسکے خریدنے میں جلدی فرمانا چاہئے ورنہ دوبارہ ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا قیمت فی جلد ۸؍

تحفۃ الموحدین

یہ فارسی کتاب تصنیفات حقایق پناہ جناب شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم ومغفور سے نہایت سلیس عبارت اردو میں ترجمہ ہوکر چھاپی گئی ہے فاضل مصنف نے اس رسالہ مین سات فصلین قایم کرکے جملہ تمام کے شرک کا رد اور توحید کا ثبوت عقلی ونقلی دلایل سے کیا ہے ہرشخص جانتا ہے کہ مولینا صاحب موصوف کیسے متبحر عالم تہے اور انکی تصنیفات کس پایہ کے ہیں ۔ ہمنے اس کتاب مین ایک طرف بجنسہ فارسی عبارت اور دوسری طرف اوسکا ترجمہ لکھا ہے تاکہ مولینا صاحب کے قلم سے نکلی ہوئی فارسی الفاظ جنمیں ایک مقناطیسی اثر موجود ہے بخوبی اپنے کشش سے مخالف وموافق کے دل کو توجہ کی طرف مایل کرتے رہیں ۔ چھاپہ نہایت عمدہ صفای وصحت کامل قیمت ۲؍

تفسیر سورہ الم نشرح

یہ تفسیر اردو جناب مولینا عبدالقادر صاحب مرحوم دہلوی کی تصنیف سی ہے اسمیں شرح صدر رسول اللہ صلعم معراج ۔ صدہا ۔ صحیح معجزات بحوالہ کتب مستطیر بیان کی گئی ہیں صوم وصلواۃ حج وزکوۃ کا نہایت تفصیل کیساتھہ بیان کیاہے مبتدیون کو اسکے مطالعہ کے بعد چہوٹی چہوٹی کتب فقہ پڑہنے کی ضرورت نہیں ہی مسایل فقہ مستند کتب فتاوی عالمگیری فتاوی قاضی خان درمختار وغیرہ وغیرہ سے اخذ کئے ہین ۔ غرضکہ

ایسی کتاب ابتک نظر سے نہ گذری ہوگی۔ بار دویم طبع ہو کر نذر ناظرین کیجاتی ہے قیمت ۶ر

عقاید الاسلام

یہ نادر کتاب بھی تصنیف مولینا ابو محمد عبد الحق صاحب حقانی دہلوی ہے حنفی عقاید کے جزئیات کی تفصیل و تشریح نہایت دلچسپ طریق سے کی گئی ہے کیسا ہی ناواقف ہو اچھی طرح واقف ہو سکتا ہے قیمت ۱۲؍

تفسیر فتح المنان

المعروف تفسیر حقانی یہ مشہور تفسیر اردو زبان میں نہایت سلیس اور معتبر تفسیر آٹھ جلدوں میں ہے ہندوستان اور دیگر ممالک سے اسکی بکثرت فرمایش اسکے مقبول عام ہونے کی دلیل ہی جسکو علامہ فہامہ مولینا مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب حقانی دام فیوضہم نے قرآن مجید کے حقانیت اور جملہ مذاہب کے جوابات کو تاریخی واقعات سے اور انکے مقامات کا نقشہ دیکر نہایت حسن وخوبی کے ساتھ بیان کیا ہے قابل دید ہے قیمت فی جلد للعہ؍ جملہ آٹھ جلد عہ؍ علاوہ محصول:۔

البیان

یہ کتاب بھی سائنس اور فلسفہ جدید اسلام و قرآن کے نظریات عملیات خدا یتعالے کی ذات وصفات مرنیکے بعد روح کا باقی رہ کر بغیر تناسخ کے ایک دوسرے عالم مین جزا و سزا پانا ثواب عذاب قبر جنت و دوزخ نبوت و اسلام۔ نبی کے روحانی قوت معجزہ کو براہین سے ثابت کرکے جملہ شکوک و شبہات کا جو دیگر مذاہب اسلام پر کیا کرتے ہین اونکو رد کر دیا ہے۔ غرضکہ قرآن پاک کے جملہ علوم کی تفصیل اس کتاب مین موجود ہے لاجواب کتاب مصنفہ جناب مولینا ابو محمد عبد الحق صاحب ہے قیمت فیجلد ۲ر اس کتاب کا انگریزی ترجمہ مولینا مولوی محمد شفقت اللہ صاحب بدایونی نے حسب فرمایش مولوی ابو الحسن صاحب حقانی دہلوی کیا ہے جو زیر طبع قریب الختم ہے اور عنقریب شایع ہوگا۔

حیات ولی

ایک جدید اور قابل قدر کتاب ہے جسمین عارف باللہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اور اونکے محترم خاندان کی سوانحمری کا دلچسپ اور مفصل حال ایک بابرکت اور عالی خاندان کی سچی تاریخ ہی جو نہایت مستند تذکرون اور معتبر ذریعون سے منتخب کی گئی ہے شاہ ولی اللہ صاحب اور اونکے خاندان کے متعلق تقریباً دو سو حضرات کے واقعات اور انکے سچے اور تاریخی مستند اور دلچسپ حالات اور اونکے چارون چمکنے ستارون یعنی مولینا شاہ عبد العزیز صاحب مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مولانا شاہ عبد القادر صاحب مولانا شاہ عبد الغنی صاحب کے سوانحات اس کتاب کا مطالعہ کچھہ ایسا پردہ غفلت اٹھاتا ہی گویا دیکھنے والا خود ان بزرگون کے متبرک حلقے مین داخل ہی قیمت عہ؍

تفریح الاحباب فی مناقب الآل والاصحاب

ایسی نایاب کتاب ناظرین نے کبھی دیکھی تو کیا سنی بھی نہ ہوگی جسکو فاضل متبحر محمد عبد اللہ بن عبد العلی القرشی الہاشمی اساتذہ علامہ خلف عربی میں تصنیف کیا ہے۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے نہایت سحر تحریری سے اولاً خلفاء اربعہ کے فضایل و مناقب مین وہ مستند حدیثیں لکھی ہیں جو بڑے متبحر عالمون کے بھی زیر مطالعہ

نہ آئی ہونگی۔ اور خوبی یہ ہی کہ جن
کتابون سے احادیث کو اخذ کیا ہے
اونکا نام بھی درج کر دیا ہے۔ پہلے حضرت
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضایل
بیان کرکے ضمناً مخالفوں کے اُن پوچ
اعتراضون کے جواب جو انہون نے
اپنی کج فہمی سے جناب خلافت مآب پر
کئے ہیں نہایت بسط کے ساتھہ دئے
ہین۔ اسیطرح باقی خلفاے ثلاثہ کے
مناقب بترتیب مذکور بیان ہوئے
ہین۔ ثانیاً عشرہ مبشرہ کی مجامد ازواج
مطہرات کے فضایل علیحدہ علیحدہ
اس خوبی سے وارد کئے ہیں کہ گویا
جملہ کتب احادیث کی ایک مختصر سی
فہرست حاوی جملہ مطالب ہی ثالثاً
تمام اہلبیت کے ستودہ خصایل حضرات
حسنینؓ کے برگزیدہ فضایل بیان کرکے
کتاب کو ختم کر دیا ہے۔ سچ تو یہ ہے
کہ دنیا کو کوزہ مین بند کرنا اسیکا نام
ہے ہر چند کہ یہ مجالہ نافعہ ایک بڑی
عمدہ کتاب تھی مگر منتہیوں کے لئے ہی
بس ہمنے بنظر رفاہ عام نہایت جانکاہی
سے اُردو سلیس زبان مین ترجمہ کرایا
اور عربی اُردو ایسے حواشی جو مبتدیون
ہی کو نہیں بلکہ منتہیون کے لئے بھی
بکار آمد اور مفید ہین زائد کرائے۔

سب سے زاید خوبی یہ ہی کہ اسکا ایک کالم عربی
دوسرا اُردو جسمین اوسکا پورا پورا ترجمہ
صفحہ بصفحہ ہے۔ اسیطرح عربی کے حواشی
ایک حاشیہ پر اور اُردو کے دوسرے
حاشیہ پر بڑی خوبی اور زینت کے
ساتھہ لکھے گئے ہیں اسکے ترجمہ اور حواشی
کی پوری توصیف اسکے دیکھنے پر
موقوف ہی ہمکو زیادہ لکھنے کی کچھہ حاجت
نہیں ہان اتنا عرض کرنا ضرور ہے کہ
اصل کتاب متن متین کے مانند اور اسکا
ترجمہ ایک مبسوط مطلب خیز شرح ہی
اسکی بڑی بڑی مشکل احادیث کے
ترجمے ایسی حسنِ اسلوبی کے ساتھہ
لکھے گئے ہین کہ کم استعداد آدمی بھی
بدون فکر سمجھہ سکتا ہی اور ادق حدیثون
کا ترجمہ بسہولت ذہن نشین ہو سکتا
ہی اس نایاب کتاب کی عمدگی بڑے
بڑے محققین کی تعریفیں ثابت کر رہی
ہین غرضنکہ یہ کتاب بہمہ صفت موصوف
ہے اور ہماری غرض صرف آپکی ایک
نظر انصاف پر موقوف ہے ایک جلد
ضرور منگاکر دیکھین قیمت فیجلد ع

بڑی سوانح عمری

حضرت خواجہ معین الدین چشتی حسن سنجری
ثم الاجمیری رحمۃ اللہ کے حالات میں
مختلف طور پر بہت سی کتابین لکھی گئی
وہ دوسری کتاب مین ہرگز نہیں
ملسکتے یہ فقط سوانحعمری ہی نہین
بلکہ عارفانہ جذبات اور تصوفانہ ذوق
وشوق بڑہنے کا عجیب نظارہ اور
حسب اصطلاح تصوف انسان کامل
بنانیکا ذریعہ ہے اسمین خواجہ خواجگان
رحمہ اللہ کے مفصل حالات نسب نامہ
پدری ومادری چشت کی وجہ تسمیہ
سلسلہ طریقت پیدایش کا حال
دنیا کو ترک کرکے سفر اختیار کرنا۔
بزرگان وقت اور عثمان ہارونی رح
سے فیض حاصل کرنا۔ قطب المشایخ کا
خطاب پانا۔ شہر سبزوار مین یار محمد کو
فیض پہنچانا بلخ کے حکیم ضیاء الدین
فلسفی کو مرید کرنا۔ مردہ کو زندہ کرنا۔
آگ کا گلزار بنانا۔ ہندوستان مین
تشریف لانا۔ اجمیر شریف مین قیام
فرمانا۔ اور راجہ پتھورا۔ اور جیپال
جوگی کا واقعہ اور آپکی صدہا کرامتین
اور آپکا وصال۔ تذکرۃ الخلفاء۔
آپکی اولاد کا حال۔ درگاہ شریف
روضۂ منورہ اور مسجد شاہجہانی۔
اور ڈہائی دن کی مسجد وغیرہ تعمیرات
کے حالات معہ نقشہ جات خواجہ
سید حسین خنگ سوار کے حالات
اور مرحیہ غزلیات نہایت خوبی کے

درج ہوئی ہین بڑی دلچسپ اور قابل دید کتاب ہی قیمت فیجلد ۸/

سوانح بندہ نواز

اسمین حضرت خواجہ سید محمد بندہ نواز گیسو دراز دہلوی ثم گلبرگوی خلیفہ حضرت شاہ نصیر الدین روشن چراغ دہلی کے حالات پیدائش شجرہ شریف نسب نامہ تحصیل علم حضرت روشن چراغ دہلی سے فیض حاصل کرنا۔ آپ کے اخلاق وعلم کا بیان وجہ تسمیہ بندہ نواز گیسو دراز ترک دہلی آپکی کرامات۔ گلبرگہ شریف مین تشریف لیجانا اور لوگون کو فیض پہنچانا آپ کے وصال وغیرہ کا حال نہایت عمدہ طور سے لکھا گیا ہے آپکے ملفوظات سے عجیب وغریب تصوف کی دقیق اور بکار آمد باتین درج کی گئی ہین مثلاً مزارات وغیرہ سے بیعت شناخت شیخ۔ زمین بوسی۔ اقسام خلافت ستر کرامات۔ معاملات اولیاء اللہ شناخت فقر اصلی اور مصنوعی صفت مراقبہ۔ تعریف سماع۔ حال صوفیہ کرام کی تعریف وصورت بیعت تحقیق اصل خرقہ مشایخ۔ سرعت سیر الی اللہ کشف اولیاء اللہ تمام مسایل تصوف اس مین درج ہین قیمت ۸/

تذکرۂ صابریہ

یعنی سوانح عمری مخدوم علاء الدین علی احمد صابری پیران کلیری جسمین آپکی پیدائش پرورش۔ تعلیم بیعت وشادی کلیر شریف مین تشریف آوری اور وہان کی مسجد وغیرہ کوالٹ دینکا حال مفصل درج ہے۔ قیمت ۴/

شرف المناقب

یعنی سوانح عمری حضرت شاہ شرف الدین بوعلیشاہ قلندر پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ جسمین آپکے حالات وکرامات سلیس اردو مین درج ہین یہ کتاب تمام صفات مین اپنی آپ نظیر ہے باوجود اس خوبی قیمت صرف ۴/ ضخامت ۸۰ صفحہ۔

موتیون کا ہار

مولفہ فاضل اجل وصوفی باعمل جناب خانصاحب پیرزادہ مولوی محمد حسین صاحب بہادر جج ہائیکورٹ جمون وکشمیر زیور طبع سے آراستہ ہوکر جلوہ آرای عالم ہوئی ہے یہ کتاب دراصل حضرت مولینا روم کی مثنوی کی بہت سی کار آمد ومفید عام نصیحتانہ حکایتون کا ترجمہ ہے مولینا روم کا کلام تو جس رتبہ کا ہی مشہور عام ہے مگر یہ ترجمہ اردو بھی ایسا مقبول خاص وعام ہے کہ اب دوبارہ طبع کرنیکی نوبت پہنچی۔ اور حضرت مولف کی نظر ثانی اور مزید ازدیاد کے ساتھہ جو ہاتھون ہاتھہ فروخت ہو رہی ہی اس کتاب کی نظم اردو نہایت سلیس شستہ اور صاف ہی ایسی استعارات نہین نہ تشبیہین نہ تعقیدین نہ فارسی ترکیبین جن سے عوام کی طبیعتین الجھین۔ بلکہ روزمرہ کی ٹکسالی زبان مین وہ حکایتین نتیجہ خیز ہین۔ جن سے اخلاق پذیر اصحاب کی خلقت سلجھے۔ اسکی ہر لفظ مین دور اسرار نصیحت وپند بند ہین اور جملہ اشعار مسلسل گہر آبدار کا بالاے دل پسند ہین کاغذ لکھائی چھپائی اول درجہ کی قابل دید ہے باوجود ان تمام خوبیون کے قیمت صرف ۸/

بوستان غوثیہ

یعنی سوانحعمری حضرت خواجہ بہاء الدین زکریا ملتانی جس مین آپ کی ولادت شجرۂ نسب۔ طفولیت۔ تعلیم۔ بیعت کرامات۔ فیض ووصال آپ کے صاحبزادگان وخلفاء وغیرہ کے نہایت دلچسپ اور مفصل حالات قلمبند کئے گئے ہین قیمت صرف چار آنہ علاوہ محصولڈاک ۔

جوہر الایقان فی حفظ الایمان

یہ کتاب عجیب و غریب بلکہ قابل دید بزبان اردو جس میں غیر مقلدین کے تمامی عقاید و مفاسد ظاہر کرکے نہایت عمدگی کے ساتھہ جواب لکھی ہیں اور کسیقدر حال عبدالوہاب نجدی کا بھی لکھا ہی۔ اور جن مسایل فاتحہ سوم و چہلم اور زیارت مزارات و مشاہدات متبرکہ و حکم طواف و بوسہ و مولود شریف و بحث شفاعت و قیام ندائے غیر خداوند انبیا و بیان معنے شرک و بدعت وغیرہ میں گفتگو ہے اسکو نہایت مشرح و بسط کیا ہے مدلل و محقق قرآن و حدیث و اقوال علمائے سلف سے جن کے اقوال طرفین کے نزدیک قابل تسلیم ہیں ثابت کیا ہی اس کتاب کی بخوبی تعریف مولوی محمد عبدالحق صاحب مصنف تفسیر حقانی کی تقریظ ثابت کر رہی ہی۔ اگر ناظرین اس کتاب کو بغور دیکھیں گے تو انصاف سے کہدینگے کہ آجتک ایسی حاوی اور مفصل مع دلایل قاطعہ و نتیجہ ساطعہ کوئی کتاب نہیں چھپی غرضکہ یہ ایسی نادر اور لاجواب کتاب ہی کہ ہر مسلمان کو اس کتاب کا اپنے پاس رکھنا ضرور ہی ناظرین درخواستیں بھیجکر طلب فرمائیں قیمت ۱۲ار

کشت زار اردو

یہ کتاب جسکو فن طب میں بے مثل اور لاجواب کہنا کسی طرح مبالغہ نہیں ہو سکتا یہ کتاب اپنے فن میں ایک انوکھی اور نرالی کتاب ہے۔ ہم اسکی تمام خوبیاں بیان کرکے آپکا عزیز وقت ضایع نہیں کرنا چاہتے۔ مگر مختصراً اتنا کہے بغیر رہ بھی نہیں سکتے کہ یہ کتاب جناب زبدۃ الحکما رئیس عمدۃ العلما حکیم محمد وارث علی خان مرحوم کی تصنیف سے ہے فاضل مصنف نے طب کی جملہ دشوار گذار گھاٹیوں کو مشقت کے خس و خاشاک سے پاک و صاف کرکے دماغ سے لیکر پاؤں تک کے تمام امراض کو نہایت تفصیل و تشریح کے ساتھہ بیان فرمایا ہے اور ہر مرض کے متعلق صرف وہی نسخے درج کئے ہیں جو علامہ مصنف کے بارہا تجربہ میں آچکے ہیں یا جو اُسکے معزز و نامور خاندان کے معمول علیہ ہیں۔ سب سے بڑی خوبی اسمین یہ ہی کہ اکثر امراض کا علاج جڑی بوٹیوں سے بتلایا گیا ہے اگر آدمی کو علم طب سے کچھہ بھی مس ہو تو جنگل مین بیٹھہ کر بخوبی علاج کر سکتا ہی اگر آپ علم طب سے کچھہ نفع اٹھانا چاہتے ہیں تو اس کتاب کو ضرور خرید یئے اور گھر بیٹھے بے کھٹکے علاج کیجئے باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف فیجلد ۸ر ہمنے عام لوگوں کی آسانی کی غرض سے اسکا اردو میں ترجمہ بھی کراکر علیحدہ چھاپی ہے۔ اردو کشت زار کی قیمت ۱۲ار فارسی کشت زار کی قیمت ۸ر فیجلد ہے

مثنوی لطیف

یہ مثنوی حقایق تصوف میں اُن سب سے بہتر ہے جو آجکل دیکھی جاتی ہین اسمیں چاروں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور حضرت حسین علیہم السلام کی توصیف کرکے جناب غوث الاعظم پیران پیر کی ادعائیں لکھے ہین اور پہر مولینا نظام الدین صاحب بغدادی چشتی النظامی اویسی کے ملفوظات عمدہ طور پر لکھے ہین۔ قیمت صرف ۳ر

(نوٹ) فرمایش کنندہ اپنا پتہ اور نام نہایت صاف لکہیں۔

KAZMI MUNZIL LIBRARY
Regd.........
Dated.........

چونکہ
دھلی ہندوستان کا قدیمی صدر مقام
اور تجارت کی بڑی بھاری منڈی ہے۔ اس لئے ہر قسم
کی اشیاء یہاں سے نہایت عمدہ۔ ارزان۔ خوشنما۔ بکفایت ملتی ہیں۔ پس
اسواسطے

دہلی سے ہر ایک چیز منگانے کا نہایت آسان طریقہ یہ ہی ہے کہ

ذیل کے پتہ پر فرمایش کیجیے۔ مختصر جواب کے لئے جوابی کارڈ اور مفصل جواب کے لئے ۱ ٹکٹ بھیجیے
مینیجر اسلامیہ بک ڈپو و جنرل کمیشن ایجنسی کمپنی۔ دہلی زیر جنوبی
دروازہ جامع مسجد
دھلی

مہاشہ ست دیو کا لاف و گزاف

بجواب

قرآن شریف میں اختلاف

اس رسالہ میں تیرہ ۱۳ اعتراض مہاشہ ست دیو کا مدلّل جواب دیا گیا ہی

منجانب مدرسہ شمس العلوم بدایون

مصنّفہ

مولوی عبد الواحد ذو الکرم قادری

مولوی نظام الدین حسین نظامی پرنٹر

در نظامی پریس بدایون طبع شد

ذی الحجہ ۱۳۲۸ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہمیں کچھ ضد نہیں واحد جو بنائیں اُن کو
وہ کوی بات ٹھکانے کی کہیں بھی تو سہی

ناظرین آجکل مذہبی میدان میں جو اُدّھم مچ رہی ہے جیسی دھّماچوکڑی ہو رہی ہی وہ ظاہر ہے۔ ایسے زمانہ میں صحیح خیالات ظاہر کرنا بھی پبلک کو مغالطہ دہی کی حد تک پہنچا ہوا ہے مگر آریہ سماج کے نئے فاضل ست دیو جی چونکہ آج کل مذہب اسلام پر منہ آرہے ہیں اور اپنے منہ آپ میاں مٹھّو بنکر خواہ مخواہ لیاقت دکھارہے ہیں جس سے خیال ہے کہ شاید کوی نام کا مسلمان اُن کے دم میں آجاوے لہذا اُن کے اعتراضات کے جوابات پر قلم اُٹھاتا ہوں۔ اعتراض جیسے ہیں وہ سب صاحب ملاحظہ فرمالیں گے۔ شعر

نپٹے بھی ہنسیں سن کے وہ ایسی ہی کہیں گے
جو بات کہیں گے سو انوکھی ہی کہیں گے

آگرہ مسافر اخبار میں چند نمبر قرآن پر تنقید کے عنوان سے نکل چکے ہیں جسکا مفصل جواب میرے ایک مکرم تحریر فرمارہے ہیں۔ قرآن شریف میں اختلاف اس سرخی سے جو نمبر نکلا ہے اُس مضمون کا جواب مع مہاشہ جی کی عبارت اعتراض کے حاضر کرتا ہوں۔ مہاشہ جی کی لیاقت تو نعرۂ حیدری سے معلوم ہوگئی تھی مگر اس مضمون نے تو سارا کچّا چٹھا کھول دیا اور بتادیا کہ وہ غریب تو معمولی ترجمہ عربی سے بھی قاصر ہیں۔ اب میں اصل مضمون کی طرف آتا ہوں اور خداوند عالم سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مہاشہ کو راہ راست دکھلاوے۔ آمین

اعتراض اول۔ واذ وعدنا موسی اربعین لیلة پ۱ ترجمہ اور جسوقت وعدہ کیا ہم نے موسے سے چالیس رات کا۔ اور اس آیت سے اختلاف ہر ووعدنا موسی ثلثین لیلة پ۹ ترجمہ اور وعدہ کیا ہم نے موسے سے تیس رات کا۔

جواب مہاشہ جی اگر ذرا بھی غور کرتے تو یہ معلوم ہوجاتا کہ ان دونوں آیتوں میں ہرگز بھی اختلاف نہیں مگر بقول کسیکہ چشم بد اندیش کہ برکندہ باد ؛ عیب نماید ہنرش در نظر۔ بُرا ہو نظر تعصب کا کہ اُس نے اس اتحاد کو بھی اختلاف دکھایا۔ اگر پوری آیت مہاشہ جی دیکھتے اور غور کرتے تو ایسا لغو اعتراض زبان پر نہ لاتے۔

حضت سنیئے ووعدنا موسیٰ ثلثین لیلۃ واتممنٰہا بعشر فتم میقات ربہ اربعین لیلۃ ترجمہ اور وعدہ کیا ہمنے موسیٰ سے تیس راتوں کا اور پورا کیا اُس کو ساتھ دنش اور کے پس تمام ہوگیا وعدہ اُس کے رب کا چالیس رات کا۔ مہاشہ جی اگر کوئی شخص ایک بات اجمالاً کہدے اور پھر اُس کو بالتفصیل بیان کردے تو اُس تفصیل کا ایک جزو لیکر کیا حکم اختلاف لگا سکتے ہیں۔

اعتراض دوم۔ ولقد خلقنا الانسان من صلصال من حماءٍ مسنون ۱۴ ترجمہ اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہم نے انسان کو بجنے والی مٹی سے جو بنی تھی سڑی ہوئی کیچڑ سے اور اس آیت میں اختلاف ہے خلق الانسان من نطفۃ ۱۴ ترجمہ پیدا کیا انسان کو نطفہ سے۔

جواب۔ مہاشہ جی ذرا ہوش وحواس سے اعتراض کیا کیجیے سوچ سمجھکر بات منہ سے نکالا کیجیے خالی تو تو میں میں سے فخر آریہ سماج بننا چاہتے ہو تو البتہ ٹھیک ہے۔ بات ڈھنگ کی ہو یا نہو اعتراض معقول ہو یا نہو یا تمھاری بلا سے اخبار کا کالم بھر جاوے تاکہ جاہل پارٹی میں نام ہو۔ مہاشہ جی تم نے آیت اولی کے سیاق وسباق پر بھی غور نہ کیا ورنہ اس کے بعد والی آئتیں واذ قال ربک للملائکۃ انی خالق بشرا من صلصال من حماء مسنون فاذا سوّیتہ ونفخت فیہ من روحی فقعوا لہ ساجدین الخ صاف تبلا رہی ہیں کہ مراد آیت اولی میں انسان سے حضرت آدم علیہ السلام ہیں اس لیے کہ ملائکہ کو حکم سجدہ سوا اُن کے کسی اور کے لیے نہیں کیا گیا اور مراد آیت ثانیہ میں عامہ افراد انسان ہیں۔ یاد رکھیے اختلاف مضامین اس کو کہتے ہیں کہ ایک ہی واقعہ پر دو حکم مختلف لگائے جائیں جیسے ایک ہی خدا قادر مطلق بھی ہو اور بغیر روح ومادّہ کے دنیا بھی پیدا نہ کرسکے مگر تم کرو کیا خود را فضیحت دیگراں را نصیحت۔ وید میں اختلاف قرآن پر الزام۔ سچ ہے

مجھکو الزام وہ دیتے ہیں وفاداری کا
اک ذرا اپنی جفاؤں پہ پشیمان نہیں

اعتراض سوم۔ فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینہم ولا یتسائلون۔ ترجمہ پس جس وقت کہ پھونکا جاویگا صور بیچ پس نہیں نسب درمیان اُن کے اور نہ ایک دوسرا پوچھا جاویگا (بلفظہ) اور اس آیت میں اختلاف ہے واقبل بعضہم علی بعض یتسائلون۔ ترجمہ اور منہ کریں گے بعض اُن کی طرف بعض کے

اور پوچھتے ہوں گے آپس میں۔

جواب ۔ مہاشہ جی تم اور قرآن پر اعتراض تمھیں ترجمہ کرنے کا بھی سلیقہ نہیں پھر اتنا بڑا دعویٰ اگر جہالت کی ترنگ نہیں تو اور کیا ہی یتسائلون کا ترجمہ (پوچھا جاویگا) کس قاعدے سے کیا ہی خیر سے آپ تو بڑے عربی داں سماج کی فاضل محقق ملنے ہوئے ہیں گر حقیقت سماجیان معلوم شد = اب ہم سے سنیئے ان دو مختلف واقعات میں تعناد کہاں ہی اور اختلاف کس طرح ثابت ہوتا ہے، مہاشہ جی آیت اول واقعہ محشر ہی کہ ایک دوسرا آپس میں بات چیت نکریگا اور آیت ثانی واقعہ جنت کہ خوش خوش آپس میں بات چیت کرتے ہوں گے (یہ مسلمانوں کی خدا کی خاص حرمت ہی اور مقام جنت اُس کی عطا و رضا کا خاص ہمیشگی کا محل جسمیں کوی نیوگی گندہ قدم نہ رکھ سکے گا) اب بھی اگر اختلاف ہو تو ثابت کیجیے - مہاشہ جی ذرا ہوش وحواس درست کر کر اعتراض کا نام لیا کیجیے مگر بضیب دشمناں عقل ہوتی تو دیانندی مکر کے پھندے ہی میں کیوں پھنستے - آپ کیا کریں جبکہ آپکے گرو کی تعلیم ہی یہی ہی کہ الٹے سیدھے غلط سلط سمجھے بے سمجھے اعتراض کا نام بدنام کیا کرو۔

لاکھ کم سن ہیں مگر ہٹ ہی قیامت اُن کی
اس پہ مچلے ہیں کہ ہم زخم جگر دیکھیں گے

اعتراض چہارم۔ فالقیٰ عصاہ فاذا ھی ثعبان مبین ترجمہ پس ڈالدیا موسے نے عصا کو پس بن گیا وہ ثعبان یعنی اژدہا بہت بڑا - اور اس آیت میں اختلاف ہی فالقہا فاذا ھی حیۃ تسعی - ترجمہ پس ڈالدیا موسیٰ نے لکڑی کو وہ ہوگیا دوڑتا سانپ -

جواب ۔ مہاشہ جی اختلاف بتلانے سے پہلے یہ تو دیکھ لیا ہوتا کہ حیہ اور ثعبان کے معنی کیا ہیں - اور یہ معنی آپسمیں متضاد بھی ہیں یا نہیں اگر متضاد ہیں تو خلاف ورنہ لاف وگزاف - سنیئے حیہ عام ہی اور سانپ کو بسبب زیادتی حیات کے یا بسبب بل کھانے کے حیہ کہتے ہیں اور یہ دونوں سبب ثعبان میں بھی موجود ہیں پس حیہ ثعبان پر بھی صادق آتا ہی اب کیئے آپکا اختلاف بتانا اعتراض جمانا اسی طرح اُٹھ گیا یا نہیں جیسے آریہ سماج سے علم عقل - اور سنیئے آیت اول دربار فرعون کا واقعہ ہی (جو تمھارا اندھا بھی رشتہ دار تھا) اور آیت ثانی وادی ایمن کا پس اختلاف واقعات رافع اختلاف ہی - مگر کون سمجھے

وہ تو ہر بات میں ضد کرتے ہیں
بات سچی کبھی سنتے ہی نہیں

اعتراض پنجم - ان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون ترجمہ اور تحقیق ایک دن نزدیک رب تیرے کے مانند ہزار برس کے ہوتا ہے ان دنوں سے جن میں تم گنتے ہو - اور اس آیت میں اختلاف ہے - تعرج الملٰئکۃ والروح الیہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ ترجمہ چڑھتے ہیں فرشتے اور روح طرف اس کے بیچ ایک دن کے کہ مقدار اس کی پچاس ہزار برس کی راہ ہے -

جواب - اختلاف مقدار قیامت باعتبار اشخاص و حالات ہے اس لیے جس شخص کی جسقدر حالت خراب زیادہ ہوگی اسی قدر اس کو سختی زیادہ محسوس ہوگی اور یوم قیامت طویل معلوم ہوگا - مہاشہ جی شب غم کی طوالت مشہور ہے باوجود اس بات کے کہ سب راتیں برابر ہوتی ہیں - جبکہ دنیاوی غموں کے سبب وقت طویل معلوم ہوتا ہے تو اس غم میں جو ان غموم و آلام سے بدرجہا زیادہ ہے کیوں نہ وقت زیادہ معلوم ہوگا - پس دونوں آیتوں میں مقدار یوم باعتبار اعتبارات و احوال و استعداد ہے - دوسرے آیت اول میں اظہار قدرت خداوندی ہے اور آیت ثانی میں مقدار قیامت بیان کی گئی ہے اب باوجود اختلاف مضامین اختلاف ثابت کرنا آپ ہی جیسے عقل مجسم کا کام ہے - ایسی دھوکہ بازی سے مسلمان تمہیں فاضل مہاشہ نہ سمجھیں گے ہاں سماج میں پوری کچوری مل جائیں گی - بھلے آدمی کوئی بات تو ڈھنگ کی کہو یا ساری عقل سماج میں داخل ہوتے ہی نمستے کو پارسل کر دی اور وہ ہی خالی جھک رہ گئی -

ہم جو کہتے تھے وہی ہو کے رہا حضرتِ دل
بدزباں ہوگئے وہ بیٹھ کے بیباکوں میں

اعتراض ششم - ما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیاً او من وراء حجاب او یرسل رسولا ترجمہ - نہیں طاقت واسطے آدمی کے یہ کہ بات کرے اس سے اللہ مگر وحی کے ذریعہ یا پردہ کے پیچھے یا بھیجتا ہے کسی پیغام پہنچانے والے کو = اور اس آیت میں اختلاف ہے وکلم اللہ موسیٰ تکلیما ترجمہ اور خوب ہی بات چیت ہوئی ہماری موسیٰ سے -

جواب - کلام مستلزم اس بات کا نہیں کہ بغیر حجاب ہی ہو ممکن ہے کہ موسیٰ علیہ السلام سے کلام من وراء حجاب ہو ذرا عقل کے ناخن لوائیے اور خواہ مخواہ بچوں کو اپنے اوپر نہ ہنسائیے - ان دونوں آیتوں میں اختلاف کہاں سے نکال لیا = مصرع بریں عقل و دانش بباید گریست -

اعتراض ہفتم - وبینہما حجاب ترجمہ اور ہوگا اُن کے درمیان پردہ اور اس آیت میں اختلاف ہی -
فضرب بینھم بسور لہ باب باطنہ فیہ الرحمۃ وظاھرہ من قبلہ العذاب ترجمہ پس مارا
جاویگا درمیان اُن کے کوٹ جس کے دروازے ہیں اندر کی طرف اُسمیں رحمت ہی اور جو باہر کی طرف ہیں اُسمیں عذاب -
جواب - حجاب اور سور دونوں آیتوں میں مترادف ہی پس اختلاف نہوگا کیونکہ حجاب مانع نظر کا نام ہی اور دیوار بھی
مانع نظر ہوتی ہی بلکہ اُس دیوار کو جو واسطے منع نظر کے بنائی جاتی ہی پردہ کی دیوار بولتے ہیں مگر نیوگ کے کھُلے میدان میں
رہنے والے کیا جانیں - دیکھو مہاشہ تمہارا پردہ کھُلا جاتا ہی اور یقین رکھو پھر سماج میں بھی تمہارا ٹھکانا نہ رہیگا ابھی تو
تمہاری اُلٹی سیدھی قابلیت کے بے سُرے راگ گا رہے ہیں مگر جب قلعی کھُل گئی تو سب کے گلے بیٹھ جائینگے -
اچھا اب سے ایسے لچر اعتراض نہ کرنا -

یہ ہم سمجھائے دیتے ہیں نہ کرنا بات تم ایسی
کہ جس سے دوست دشمن اُنگلیاں تم پر اُٹھا بیٹھیں

اعتراض ہشتم - من ذالذی یقرض اللہ قرضاً حسناً فیضٰعفہ اضعافاً کثیرا ترجمہ
جو کوئی قرض دے اللہ کو قرض اچھا پس دُگنا کرے اللہ اُس کے لیے دُگنا بہت اور اس آیت میں اختلاف ہی
یاایھا الذین اٰمنوا لاتاکلوا الربوٰا اضعافاً مضعفۃ ترجمہ اے لوگوں جو ایمان لائے ہو مت کھاؤ سود دُگنا دُگنا -
جواب - مہاشہ جی ربوا کے معنی بھی معلوم ہیں یہ اعتراض جس حد تک آپ کا مایہ ناز ہی وہ اسی سے باطل ہی کہ آپ
کو ربوا کے معنی معلوم نہیں سنیئے ربوا میں اتحاد جنسین شرط ہی اور یہاں جنس اول اعمال حسنہ جن کی ترغیب دلائی جاتی
ہی اور فرمایا جاتا ہی وہ اعمال تمہارے بطور قرض ہیں اور جنس ثانی ثواب پس اتحاد جنسین ندارد - ربوا باطل - اعتراض غلط -

نہ عقل نہ دانش نہ علم نہ حکمت وہی حماقت وہی جہالت ❊ سماج مت میں گنوائی سب مت غضب ہی ست دیوجی غضب ہی

اعتراض نہم - لا اکراہ فی الدین قد تبیّن الرشد من الغیّ ترجمہ - نہیں ہی زبردستی دین میں کیونکہ ظاہر
ہوگئی راہ پانی گمراہی سے اور اس آیت میں اختلاف ہی وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ ترجمہ اور
مار ڈالو کافروں کو یہاں تک کہ نہ باقی رہے کفر اور ہو جاوے دین اللہ کا -
جواب - مہاشہ جی قاعدہ ہی کہ ڈاکٹر اول زخم کی مرہم پٹی کیا کرتے ہیں اگر زخم اچھا نہیں ہوتا تو شگاف دیتے ہیں
اسی طرح خداوند عالم نے اول حکم کفار کے حکم چھوڑنے کا کیا تاکہ اصلاح پذیر ہو جائیں اور دوسری آیت میں جو اس

آیت اول کے بعد نازل ہوئی ہے حکم مشرکین قتل دیا تاکہ جراپکڑ کر فساد نہ پھیلائیں جیساکہ وہ عضو کاٹ ڈالا جاتا ہے جو اپنی خرابی کے سبب دوسرے صحیح اعضا کا مزاج فاسد کردے اس سے معلوم ہوا کہ آیت اول ایک وقت تک خاص تھی اور آیت ثانی اُس کے بعد کا حکم ہی پھر اختلاف کے کیا معنی بلکہ یہ تو دو اصول ابتدائی اور انتہائی حالت کفار کے بیان کیے گئے ہیں۔ کہو اب کچھ سمجھے۔

اکیلے گھر سے نہ نکلا کریں وہ راتوں کو
خدا کرے وہ سمجھ جائیں میری باتوں کو

اعتراض دہم۔ قال ابراھیم ربی الذی یحیی و یمیت ترجمہ کہا ابراہیم (علیہ السلام) نے کہ رب میرا جلاتا ہے۔ اور اس آیت میں اختلاف ہی۔ قال ابراھیم رب ارنی کیف تحیی الموتی ترجمہ۔ کہا ابراہیم (علیہ السلام) نے کہ خدایا تو کیسا مردہ کو زندہ کرتا ہی مجھے دکھلادے۔

جواب۔ آیت اول دربار نمرود کا واقعہ ہی اور آیت ثانی دوسری جگہ کا بلکہ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) خود فرماتے ہیں۔ بلی ولکن لیطمئن قلبی ہاں مجھکو یقین تو ہی مگر علم مشاہدہ کا طالب ہوں تاکہ قلب کو کمال اطمینان حاصل ہو جاوے۔ مہاشہ جی اگر تم سے کوئی پوچھے کہ آپ کا مزاج کیسا ہی تو کیا آپ یہ سمجھیں گے کہ یہ شخص مجھکو بے مزاج جانتا ہی اگر آپ ایسا خیال کریں تو سخت غلطی کریں گے کیونکہ کیسا (جسکی عربی کیف ہی) سوال کیفیت سے ہوتا ہی اور سوال کیفیت سے عدم ذات لازم نہیں آتا بلکہ جس شئی کی ذات معدوم ہو اُس کی کیفیت کا سوال چہ معنی دارد اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم کو یقین احیاے اموات ضرور تھا لہذا طالب علم مشاہدہ ہوئے اور سوال کو کیف سے شروع فرما کر بتا گئے کہ نفس احیاے اموات کا اُن کو یقین ضرور تھا پس اختلاف نہ رہا۔ اب فرمائیے یہ کیا ہوئی آپ جو کچھ کہتے ہیں وہ ماشاء اللہ الٹی جو لکھتے ہیں وہ غلط۔

چال جو تمنے چلی پس وہ انوکھی ہی چلی
بات جو تم نے کہی سب سے نرالی ہی کہی

اعتراض یازدہم۔ ماننسخ من اٰیۃ او ننسہا نات بخیر منہا او مثلہا ترجمہ جو بدلتے ہیں ہم کوئی آیت یا بھلا دیتے ہیں اُس کو لاتے ہیں بہتر اُس سے یا مثل اُس کے اور اس آیت میں اختلاف ہی لا مبدل لکلمہ اللہ ترجمہ نہیں کوئی بدلنے والا اللہ کے کلمہ کا۔

جواب۔ مہاشہ جی آیت ثانیہ میں مبدّل سے مراد غیر خدا ہی یعنی خدا کے سوا اُس کے کلموں کو اور کوئی نہیں بدل سکتا۔ اس کو اختلاف سے کیا علاقہ کیا خدا کی خدائی قدرت کے بھی منکر ہو چلے بس اتنا ہی سمجھو۔ مقر عمر زندگی شرط ہی کچھ اور بھی دیکھ لوگے تم سے۔

اعتراض دوازدہم۔ و للہ المشرق والمغرب فاینما تولوا فثم وجہ اللہ۔ ترجمہ اور واسطے اللہ کے ہی مشرق و مغرب پس جدھر کو منہ کرو تم اُدھر ہی کو منہ ہی اللہ کا اور اس آیت میں اختلاف ہی فولّ وجھک شطر المسجد الحرام وحیث ماکنتم فولوا وجوھکم شطرہ ترجمہ پس منہ پھیرو تم طرف مسجد حرام کے اور جہاں کہیں ہو تم پھیرو منہ اپنے کو طرف اُس مسجد کے۔

جواب۔ آیت اول میں خداوند عالم فرماتا ہی کہ تم جس طرف منہ پھیرو خدا مل سکتا ہی اور ہر طرف منہ پھیر کر نماز پڑھنے میں

چونکہ گڈ بڈ ہو جاتے اور یکجہتی قائم نہ رہتی اور ہمارے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چونکہ مسجد حرام کی طرف بوجہ اُس کے اول بیت اللہ ہونے کے نماز پڑھنا پسند بھی تھا لہذا جہت عبادت خاص کر دی گئی اور آیت اول بھی اپنی جگہ قائم ہے کہ خدا ہر طرف ملسکتا ہی کوی جہت اُس کے ملنے کے لیے خاص نہیں البتہ جہت عبادت خاص ہی لہذا ان دونوں آیتوں میں اختلاف نہیں ہی۔ مگر سمجھے کون دیانندی تعلیم نے فہم و عقل کا مادّہ ہی سلب کر لیا۔

ساد گی اُن کی قیامت ہی غضب بھولا پن
اُن کو جو غیر سکھا دیں وہ ہی کہہ دیتے ہیں

اعتراض سیزدہم۔ قل یاایہا الکافرون لا اعبد ما تعبدون ولا انتم عابدون ما اعبد ولا انا عابد ما عبدتم ولا انتم عابدون ما اعبد لکم دینکم ولی دین۔ ترجمہ کہدے کافروں سے کہ نہیں عبادت کرتا میں اُس چیز کی جسکی تم عبادت کرتے ہو اور نہ عبادت کرنے والے ہو تم اُس چیز کی کہ عبادت کرتا ہوں میں اُس کی اور نہیں ہوں میں پوجنے والا اُس کا کہ پوجتے ہو تم اُس کو اور نہ تم پوجنے والے ہو اُس کو کہ پوجتا ہوں میں اُس کو تمھارے واسطے تمھارا دین ہی اور ہمارے واسطے ہمارا دین ہی۔ اور اس آیت میں اختلاف ہی فاقتلوا المشرکین الخ ترجمہ پس مار ڈالو تم مشرکین کو۔

جواب ۔ مہاشہ جی اسکا جواب نمبر ۵ میں ہو چکا یہ تو قرآن شریف کا عین اعجاز ہی کہ جو قاعدہ اُس نے تیرہ سو سال قبل بتایا تھا وہ آج عام رائج ہی اگر باوجود اس عام رواج کے آپ کو قبیح نظر آسے تو قرآن کا کیا گناہ بقول سعدی

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم + چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

ان دونوں آیتوں میں دو حالتیں دکھائی گئی ہیں جو ابتدائی اور انتہائی ہیں یعنی حکم پہلے پہل چھوڑ دینے کا دیا گیا بعدہ اُنکی سرکشی پر سزا دفعی بتا دی گئی تھی جی۔ قانون ابتداءً نرم و آسان رائج کیا جاتا ہی اور بعض وقت حکام کو رعایا کا امتحان لینا ہوتا ہی اُنکی وفاداری کی جانچ منظور ہوتی ہی تو ایک سادہ حکم سیل طلب کے دیدیا جاتا ہی تاکہ وہ یہ نہ کہہ سکیں کہ ہم پر پہلے ہی سے سختی شروع کر دی اسپر بھی اگر وہ لاپروائی اور قانون کے خلاف کرنے لگتے ہیں (جیسے آپکے بنگالی بھائی تقسیم بنگال اور بائیکاٹ کے شیدا) تو کافی سزا پاتے ہیں۔ اسی طرح کفار کے دلوں کے بڑے ہوئے مزاج کو قرآن نے پہلے نرمی سے سنبھالنا چاہا پھر اُنکی تعدی دیکھکر اپنا جبروت ظاہر کر دیا۔ کہو اب کچھ سمجھے خدانخواستہ ایسا کیوں ہونے لگا دیکھو مہاشہ اس وقت قلم برداشتہ تمہاری معمولی خدمت کر دی گئی ہی اب بھی اگر تم نہ سنبھلے تو کافی علاج کیا جائیگا کچھ سوچ سمجھکر میدان میں آیا کرو اعتراض کرتے ہو مگر بیکار دعوی کرتے ہو کہ قرآن میں اختلاف دکھاؤں گا مگر بے دلیل۔

اس سادگی پہ کون نہ مرجائے اے خدا + لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

ناظرین اس وقت مہاشہ جی کے تیرہ ۱۳ اعتراضوں کا جواب نہایت مختصر طور پر بوجہ عجلت حاضر کرتا ہوں آپ لوگ انصاف فرمائیں مہاشہ جی کے اعتراض بلفظہ مع ترجمہ نقل کر دیے گئے ہیں ترجمہ پر قلم اس وجہ سے نہیں اُٹھایا ہی کہ وہ غریب عربی کیا جانے الٹا سیدھا اردو کتابوں سے کچھ لکھ لیتا ہی۔ والسلام

ذوالکرم قادری

MOONIS BOOK DEPOT
Sotha Street.
Badaun U. P. (INDIA).

ISLAMIC STUDIES LIBRARY

ISLAMIC
BP173
H5
A55
1910